[٦] عائشه

یہ صحابیات میں سے صرف ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر صدیق ﷺ کا نام ہے۔ جو تاریخ میں ''صدیقہ کائنات'' کے لقب سے معروف ہیں۔ اور اہل بیت عظامؒ نے جا بجا اپنی پیاری بیٹیوں اور بہنوں کے نام ''عائشہ'' رکھے ہیں۔ پس یہ نام ان میں غیر متعارف ہرگز نہیں تھا۔ علی سبیل المثال درج ذیل اہل بیت کا نام ''عائشہ'' تھا:

۱۔ **عائشه ام فروه بنت جعفر الصادق** : [مشجر الاولياء ۱۳۳، عمر رضا كحاله فی اعلام النساء ۱۳۲، بحواله : لواقح الانوار فی طبقات الاخبار للشعرانی ، ونور الابصار فی مناقب آل البيت المختار]

۲۔ **عائشه بنت علی بن حسين بن علی بن ابی طالب** :[دیکھیے رحماء بینهم ۳۹، بحواله كشف الغمة ۳/ ۲۹، اعلام الوریٰ للطبرسی ۳۰۳ ، تاريخ يعقوبی ۲/ ۲۱۲]

۳۔ **عائشه بنت موسىٰ الكاظم** : [المفيد فی الارشاد ۳۰٤ ، مشجر الاولياء ۱۳۸، عمدة الطالب وحاشيه ص ۱۷۷، ۲٦٦، الانوار ۱/ ۳۸۰، تواريخ النبی والآل ۱۲۵، كشف الغمة ۲/ ۲۹، اعلام الوریٰ ۳۰۳ ، تاريخ يعقوبی ۲/۲۱٤]

۴۔ **عائشه بنت جعفر بن موسىٰ الكاظم** :[عمدة الطالب ص٦٣]

۵۔ **عائشه بنت علی الرضا بن موسىٰ الكاظم** :[تواريخ النبی والآل ۲۸ كشف الغمة ۲/ ۲٦۷، ۲۸٤ ، بحار الانوار ٤۹/ ۲۲۱۔ ۲۲۲]

٦۔ **عائشه بنت علی الهادی بن محمد الجواد بن علی الرضا** : [الارشاد ۳۳٤، ماهنامه المنتظر لاهور جولائی ۲۰۰٦ء]

۷۔ **عائشه بنت محمد بن حسن بن جعفر بن حسن المثنی بن الحسن المجتبیٰ** : [منتهی الآمال ۱/ ۳٦۸ ، الاسماء والمصاهرات ۷۹]

[۷] اسماء

صحابیات میں اسماء کے نام سے حضرت عائشہ کی باجی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر صدیق ﷺ اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وغیرہما مشہور ہیں۔ اہل بیت میں سے درج ذیل خاتون کا نام ''اسماء'' تھا۔

۱۔ **اسماء بنت عقيل بن ابی طالب**: یہ عمر بن علی بن ابی طالب کی رفیقہ حیات تھی۔ [المعارف ۸۸]

☆☆☆

وحدت امت

قسط ۲

جماعت المسلمین پر ایک نظر

محمد یوسف فاروقی

آخر آپ کو نظر کیوں نہیں آتا کہ تیرہ چودہ سو سال سے کون سی جماعت اہل باطل کا مقابلہ کر رہی ہے؟ آپ کی جماعت المسلمین تو ۱۳۸۵ھ میں بنی ہے۔ آپ دورِ قدیم سے باطل کا مقابلہ کرنے والوں کو بدعتی بتاتے ہیں۔

یاد رکھیے جو اہل حق کو گمراہ کہتا ہے وہ خود گمراہ ہوتا ہے۔ آخر اس کے ذہن میں کجی ہوتی ہے تو اس کو سیدھا' الٹا نظر آتا ہے اور الٹا' سیدھا۔ جماعت المسلمین کی ''بنیاد'' نہیں رکھی جاتی بلکہ جب لوگ مسلمان بنتے جاتے ہیں تو ''جماعت المسلمین'' خود بخود بن جاتی ہے۔ جماعت المسلمین کی بنیاد رکھنا تو ایسے ہی ہے جیسے اسلام کی بنیاد رکھنا۔ اسی لیے ''احیاءِ'' اسلام یا ''تجدید'' اسلام کی تحریکیں تو دنیا میں بہت اٹھیں لیکن جماعت المسلمین یا اسلام کی ''بنیاد'' رکھنے کی کوئی تحریک نہیں اٹھی۔ جب جماعت المسلمین کی بنیاد رکھی گئی تو اہل نظر اسی وقت کہنے لگے کہ مسعود بیچارہ مخلص تو شاید ہو، لیکن بے عقل ضرور ہے، کیونکہ مسلمانوں میں جماعت المسلمین نام کی جماعت بنانا کسی عقلمند کا کام نہیں۔ اگر اس کو مسلم نام ہی کی کوئی جماعت بنانا منظور تھی تو تنظیم المسلمین یا اصلاح المسلمین نام کی جماعت بنا کر اپنا شوق پورا کر لیتا۔ مسلمانوں میں جماعت المسلمین نام کی جماعت بنانا ایک نئے فرقے کے اضافے کے سوا اور کچھ نہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ کانگریس کے مقابلے میں ''مسلم لیگ'' کی کامیابی کی بڑی وجہ مسلم لیگ کا ''نام'' تھا۔ لیکن پاکستان میں اس نام کا کچھ اثر نہیں، کیونکہ مسلمانوں کے مقابلے میں مسلم لیگ کا نام کوئی کشش نہیں رکھتا۔ بلکہ مسلمانوں میں مسلمین نام کی جماعت بنانے عام سے مسلمانوں کی تکفیر کا پہلو نکلتا ہے یا کم از کم عام مسلمانوں سے علیحدگی کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ ''جماعت اسلامی'' پر بھی یہی اعتراض تھا کہ صرف یہ ''اسلامی'' جماعت ہے تو باقی غیر اسلامی ہے؟!

جماعت المسلمین والے ایسا تاثر دیتے ہیں کہ جیسے یہ جماعت خود اللہ نے بنائی ہے اور اللہ نے ہی اس کا نام رکھا ہے اور اللہ نے ہی مسعود صاحب .B.Sc کو اس کا امیر مبعوث کیا ہے، کیونکہ یہی ذات ایک ہی دنیا میں ایسی رہ گئی تھی جو فرقہ پرستی اور ذہن پرستی سے محفوظ تھی، باقی ساری دنیا ذہن پرست ہوگئی تھی۔ اس لیے اب جماعت المسلمین ہی دنیا کی وہ واحد جماعت ہے جو ضلالت کے سمندر میں ''سفینۂ نجات'' ہے۔

آپ نے جماعت المسلمین کی بنیاد رکھ کر، ''مسلم'' نام کا پمفلٹ نکال کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آج تک

﴿ ھو سماکم المسلمین ﴾[الحج ۷۸] کا مطلب سمجھنے والا کوئی نہیں آیا، سلف سے خلف تک سب فرقہ پرست ہی تھے جنہوں نے اہل حدیث، اہل سنت نام رکھا۔ کچھ مقلد، کچھ غیر مقلد بن گئے۔ کچھ اور نام سے فرقہ وارانہ جماعت بنا کر سب گمراہ ہوگئے۔ جب کوئی عالم دین مسلم نہ رہا تو مسعود B.Sc کو ۱۳۸۵ھ میں جماعت المسلمین کی بنیاد رکھنا پڑی۔

آپ کا بھائی مرغوب عثمانی کہتا ہے: ''توحید آج تک میرے سوا کسی کی سمجھ میں نہیں آئی۔ پہلے سب مشرک ہی گئے۔'' آپ کو ''مسلمین'' ڈس گئی، اس کو ''توحید'' لڑ گئی۔ آپ دونوں نے سلف وخلف کو مشرک، گمراہ اور فرقہ پرست قرار دیا۔ یہ ساری مار آپ پر اس لیے پڑی کہ آپ سلف صالحینؒ کی راہ سے ہٹ گئے اور نئی راہ نکال لی۔

قرآن مجید میں ہے: ﴿ أولٰئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ ﴾[الانعام ۹۰] اے نبی ﷺ پہلے نبیوں کی لائن میں رہیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿ فاتبعونی ﴾ ''میری لائن میں رہو۔'' بعد والوں کو حکم ہے: ﴿ والذین اتبعوھم بإحسان ﴾[التوبۃ ۱۰۰] ''صحابہ کی لائن میں رہو'' پھر فرمایا: ﴿ واتبع سبیل من أناب إلیّ ﴾[لقمان ۱۵] میری راہ پر چلنے والے پیشرؤوں کی لائن میں رہو، نئی لائن نہ بناؤ۔ اللہ نے گارنٹی دی ہے کہ میری راہ میں چلنے والے اہل حق لازماً ہمیشہ رہیں گے تاکہ لائن نہ ٹوٹے۔ اسی لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم اہل حق کی لائن میں رہو، ان کی لائن سے باہر نہ نکلو۔ اگر تم اہل حق کی لائن سے باہر نکلو گے تو شیطان فوراً تمہارا شکار کرے گا۔

اگر اہل حدیث اہل حق نہیں تو پھر آپ کی جماعت کے وجود میں آنے سے پہلے اہل حق کون تھے؟ اگر وہ اہل حدیث ہی تھے تو وہ آپ کی جماعت المسلمین کے وجود میں آنے کے بعد فرقہ پرست اور گمراہ کیسے ہوگئے؟ اگر وہ اہل حدیث نہیں تھے تو کون تھے؟ اگر آپ کہنے لگیں کہ کوئی اہل حق نہیں تھا، چاروں طرف گمراہی ہی گمراہی تھی، گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا تو صریح جھوٹ ہے، کیونکہ امت محمدیہ پر ایسا دور کبھی آیا ہے نہ آئے گا کہ اہل حق معدوم ہوں۔ بلکہ وہ خود اس حدیث نبوی کی رُو سے بدترین گمراہ قرار پائے گا۔ رسول ﷺ نے فرمایا: ''إذا قال الرجل ھلک الناس فھو أھلکھم ''[مسلم البر ح۱۳۹ عن ابی ہریرۃ ۱۷۵/۱۶، موطاالجامع باب مایکرہ من الکلام ح ۱۸۰۲] قرآن ہر زمانے کے لیے ہے ﴿ فمن شاء اتخذ إلی ربہ سبیلا ﴾[المزمل ۲۹، الدھر ۲۹] ﴿واتبع سبیل من أناب إلیّ ﴾[لقمان ۱۵] میری راہ بھی موجود ہے مٹی نہیں۔ ان کی راہیں بھی موجود ہیں، ان کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا، جو کوئی چاہے اللہ کی راہ اختیار کر لے۔ اگر اہل حق کوئی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی راہ اختیار کی ہی نہیں جاسکتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں اہل حق ہمیشہ رہیں گے۔''[بخاری الاعتصام ح ۷۳۱۱، مسلم الامارۃ ح ۱۷۱ عن المغیرۃ ۶۶/۱۳]